جرمنی کی مختلف یونیورسٹیز اور کالجز کی احمدی طالبات کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ نشست

آج پروگرام کے مطابق جرمنی کی مختلف یونیورسٹیز اور کالجز میں تعلیم حاصل کرنے والی طالبات کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ایک پروگرام رکھا گیا تھا۔

آٹھ بج کر 35 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس پروگرام میں شرکت کیلئے تشریف لائے۔

پروگرام کا آغاز تلاوتِ قرآنِ کریم سے ہوا جو عزیزہ تنزیلہ خان نے کی اور عزیزہ امتہ المصور نے اس کا اردو ترجمہ پیش کیا۔ بعد ازاں عزیزہ صادقہ Reksin نے اس کا جرمن زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

❁...... بعد ازاں پروگرام کے مطابق عزیزہ ناصرہ رانا نے Culture of Dominance کے متعلق اپنی تحقیق پیش کی۔

موصوفہ نے بتایا یا کہ انہوں نے اپنا تحقیقی مواد برگٹ رولمس باخر کی کتاب سے لیا ہے جس نے اپنی کتاب میں Culture of Dominance کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔ مصنف نے لکھا ہے کہ کلچر آف ڈومینانس سے مراد ترقی کی آخری منزلیں طے کرنے کے بعد خود کو سب سے بہتر اور دوسروں کو حقیر جان کر اپنی سوچ و افکار کا غلبہ قائم کرنا ہے۔ اس عمل میں انسان کی قدر و قیمت صرف معاشی ترازو میں تولی جاتی ہے اور باقی انسانی تعلقات کی اہمیت ختم ہو جاتی ہے۔

اسی موضوع میں ایک جز 'لاسمتی' (disorientation) کا آجاتا ہے۔ یعنی انسانوں کا مقصدِ حیات صرف دنیاوی و مادی خواہشات رہ جاتا ہے۔ آزادی و خوشحالی کی قیمت معاشرہ لوگوں کی 'لاسمتی' (disorientation) کی صورت میں ادا کرتا ہے۔

پھر کلچر آف ڈومینانس مرد و زن کے قدرتی توازن کو بھی خراب کر دیتا ہے۔ تحریکِ نسواں جیسی تحریک کو چند عورتوں کا گروہ پوری دنیا پر لاگو کرنا چاہتا ہے حالانکہ ساری عورتیں اس کے حق میں نہیں ہیں بلکہ وہ اپنی فطرت کے مطابق رہنا چاہتی ہیں۔

❁...... حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موصوفہ کو ہدایت فرمائی کہ جس جرمن مصنفہ کی کتاب میں سے مواد لیا ہے اس کو 'اسلامی اصول کی فلاسفی' دیں۔

❁...... اس کے بعد عزیزہ عدیلہ اسلم محمود نے احمدیہ مسلم جماعت جرمنی کے پریس کے روابط کے طریق پر اپنی presentation دی۔

موصوفہ نے بتایا کہ آج کل کے دور میں روابط بڑھانے کے جدید طریقے آ گئے ہیں۔ خاص طور پر انٹرنیٹ کے ذریعہ کافی ترقی اس میدان میں آ چکی ہے۔ جرمن قوم کے نظریہ کے مطابق اسلام میں کافی ایسی باتیں ہیں جن سے یہ قوم فرق کرتی ہے۔ لیکن ایک سروے کے مطابق جن جرمنوں کا مسلمان کے ساتھ تعلق ہے وہ اسلام کی بہتر تصویر رکھتے ہیں۔ اس لحاظ سے بہت ضروری ہے کہ ہم اپنے تعلقات بہتر کریں۔ قوم کے ساتھ بھی اور یہاں کے میڈیا کے ساتھ بھی۔

یوں تو جرمن جماعت تبلیغی دوڑ میں کافی آگے ہے اور ہمارے روابط بھی کافی بہتر ہیں لیکن پھر بھی نیشنل سطح پر اس چیز کی خاص ضرورت ہے کہ روابط مزید بہتر کئے جائیں کیونکہ جب یہ بہتر ہو جائیں تو ہم میڈیا کیلئے اسلام کی بہترین آواز بن جائیں گے۔

موصوفہ نے بتایا کہ روابط بہتر کرنے کیلئے جماعت کے پاس بہت سے مواقع ہیں کیونکہ ہمارے لوکل سطح پر پریس کے ساتھ اچھے تعلقات ہیں۔ ذیلی تنظیمیں کافی active ہیں اور جرمنی میں جماعت کو پُرامن سمجھا جاتا ہے۔ لیکن اس حوالہ سے ابھی بہت سا کام ہونا باقی ہے۔

موصوفہ نے بتایا کہ وہ ابھی اس پر کام کر رہی ہیں۔ نیز موصوفہ نے حضور انور سے دعا کی درخواست کی کہ جماعت جرمنی اس فیلڈ میں بھی ترقی کرے تاکہ ہمارا پیغام جرمن لوگوں تک بہتر رنگ میں پہنچ سکے۔